"بیرک نامہ" میں چھپا مزاح نگار: صوبیدار افضل تحسین

[1] محمد اسماعیل

Abstract:

Subedar Afzal Tahseen was born in 1972 in Mouza Bin Cotal Murree. His real name was Muhammad Afzal. He was a prominent poet, author & humorist of Urdu language. Humor was a weapon of his style and taste. Although in his early life, he was much worried due to the death of his father and wife, but through all his life he enjoyed the people especially his colleagues by military humor. Mostly he wrote in "Hilal". So, he took military subjects in his humor poetry. In other words, military traditions were the main subject of his poetry. His best-known work is "Barik Nama". He has also a separate place in the field of character humor (annoying act). He tried to present each and every character of Army in a humorous way. And also described the characteristic of each. If, it is said the king of "annoying act" to Afzal Tahseen, there will be no objection.

Keywords: Humor, Humorist, Pakistan Military, Bairak Nama, Subedar, Afzal Tahseen.

کلیدی الفاظ: مزاح نگار، مزاح نگاری، عساکر پاکستان، بیرک نامہ، صوبیدار، افضل تحسین

مری کی ٹھنڈی پہاڑیوں میں پیدا ہونے والا افضل تحسین اپنی ساری عمر لوگوں کو ایسے گیت سناتا رہا جو دلوں کو گرماتے بھی تھے اور جینے کا سلیقہ بھی سکھاتے تھے۔ آپ نے اپنی شاعری میں وطن سے محبت، عسکریت سے پیار اور مزاح کے ایسے جام چھلکائے جو سندر بھی ہیں اور پُرکشش بھی۔ آپ کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے کرنل غلام مصطفی ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

> "آپ کا پورا نام محمد افضل تھا، آپ اردو زبان کے ایک ممتاز شاعر، ادیب، مزاح نگار، مترجم اور صحافی تھے، آپ کے والد کا نام مولانا الف الٰہی تھا، آپ ۱۹۷۲ء کو موضع بن کوٹل مری میں پیدا ہوئے۔"[۱]

آپ کی طبیعت اور مزاج میں مزاح کے چشمے اُبلتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی ظریفانہ طبیعت سے نوازا تھا، گو کے آپ ابتدائی زندگی میں بہت پریشان اور تکلیف میں تھے، والدین کے بچھڑنے کا غم اور بیوی کی اچانک موت نے آپ کو اندر سے توڑ دیا تھا۔ مگر افضل تحسین میں غم چھپا کر بھی جینے کا سلیقہ تھا۔ آپ کی عسکری زندگی اپنے اندر ایک عجیب ماحول اور احساس رکھتی ہے آپ کے اندر کا لاوا فوج میں رہتے ہوئے مزاح کی

۱ انسپکٹر، پنجاب رینجرز

صورت میں پھٹا، اس طرح آپ نے اپنے اور فوج کے مسائل کو مزاح کی چاشنی اور طنز کی کڑواہٹ میں ملا کر پیش کرنے کی کوشش کی جس میں آپ کافی حد تک کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کی وطن سے محبت اور عسکریت کے حوالے سے محمد اسلم کھوکھر اپنے مقالے میں یوں لکھتے ہیں:

> ''افضل تحسین کا شمار عسکری رسالے ''ہلال'' کے ان شعرا میں ہوتا ہے جو تسلسل کے ساتھ ''ہلال'' کے قارئین کے دل گرماتے رہے۔ تحسین کی شاعری میں بھی وطن کی محبت اور عسکریت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔''[۲]

آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ آپ جیسے ہی فوج میں آئے آپ نے ''ہلال'' میں لکھنا شروع کیا۔ آپ ایک وقت میں مختلف جہتوں اور اصناف میں طبع آزمائی کر رہے تھے آپ کا طرزِ تحریر بالکل اچھوتا اور نیا تھا۔ اس نئے پن کی وجہ سے آپ عساکر ادیبوں میں ایک اچھا مقام رکھتے تھے۔ ''ہلال'' میں آپ کی شاعری باقاعدگی سے چھپتی رہی۔ ''ہلال'' کا مقصد اپنے قارئین کو تروتازہ اور علم سے بھرپور تحاریر مہیا کرنا، جس میں محکمانہ خبروں کے علاوہ شاعری اور مزاحیہ مضمون بھی ہوتے تھے۔ آپ کی مزاحیہ شاعری بھی اس میں چھپی۔ آپ کی زندگی میں آپ کی کوئی کتاب نہ چھپ سکی مگر آپ کی وفات کے بعد آپ کے سارے مواد کو بڑی عرق ریزی اور محبت سے جناب شاکر کنڈان نے حسنِ ترتیب سے نوازا آپ نے افضل تحسین کے کلام کو ''بیرک نامہ'' کا نام دیا۔ آپ نے افضل تحسین کے بارے میں ایک جگہ یوں لکھا:

> ''آپ نے زیادہ تر ہفت روزہ ''ہلال'' کے لیے لکھا۔ ہلال کی پالیسی چوں کہ حب الوطنی، ملکی تازہ حالات، عسکری خدمات اور مزاح اپنے قارئین کو مہیا کرنا تھا۔ سو ساری زندگی افضل تحسین کا قلم اسی رُخ چلتا رہا۔ میں نے جب ہلال کی فائل دیکھی تو میں افضل تحسین کی سوچ، فکر اور خیال پر حیران رہ گیا۔ اتنی متنوّع سوچ رکھنے والا اور پھر ایک ہی نشست میں مختلف موضوعات کا احاطہ کر لینے والا شخص شاید بہت کم ہی کہیں کوئی ہو۔''[۳]

نظم و ضبط کی پابندی فوج کا شعار ہے اس کے بغیر فوج کا چلنا یا فوج کو چلانا خاصہ مشکل کام ہے۔ فوج میں کام پر یڈ ہے جیسے ہر فوجی صبح اٹھ کر پی ٹی کرے گا، وردی اچھی پہنے گا، شیو کرنے والے جوان شیو کریں گے، اسلحہ صفائی، بوٹ پالش ہوں گے، پانی کا چھڑکاؤ ہوگا، سو کر اٹھنے کے بعد بستر باقاعدہ تہہ ہوگا، شام کو گیم ہوگی،

کرنل صاحب کا دربار ہو گا، شام کا کھانا ۶ بجے سے ۸ بجے تک ہو گا، رات کو ۱۰ بجے لائٹیں آف ہوں گی یہ تمام کام پریڈ کا حصہ ہیں اور ہر کام کی الگ سے اپنی ایس او پی اور پریڈ ہے۔ یعنی فوج میں آپ نے جو کام بھی کرنا ہے اس کی باقاعدگی اپنی ایک ڈرل ہے اور اسی کا نام پریڈ ہے۔ افضل تحسین نے نہایت ہی خوبصورت انداز میں اس موضوع کو مزاح کے قالب میں ڈھالا ہے۔ آپ کی ایک نظم ہے ''فوجی کمانڈر چھٹی پر'' اس کا ایک ایک بند طنز و مزاح کا انوکھا انداز لیے ہوئے ہے۔ پریڈ کے لفظ کو افضل تحسین نے کس خوبصورت انداز سے استعمال کر کے اس کی تہوں کو کھولنے کی سعی کی ہے۔ انداز دیکھیں:

فوج کے قانون میں ہر کارخانہ ہے پریڈ
کھیت میں ہل جوتنا، ڈنگر چرانا ہے پریڈ
دور سے جا کر گھڑوں میں پانی لانا ہے پریڈ
اور گوبر سر پر لے جا کر گرانا ہے پریڈ
وقت پر سب کو سلانا اور جگانا ہے پریڈ
رو پڑے ننھا تو گودی میں اٹھانا ہے پریڈ[۴]

افضل تحسین فوجی احکامات اور فوجی الفاظ و اصطلاحات کو گھر میں بھی لاگو کرنا چاہتا ہے۔ فوجی اور سول کے دماغ میں کیوں فرق ہوتا ہے۔ صرف اس لیے کہ وہ فوجی باتیں اور فوجی قانون کو گھر میں چلانا چاہتا ہے۔ جب وہ کامیاب نہیں ہوتا تو گھر میں لڑائی جھگڑے اور دیگر قسم کے معاملات جنم لیتے ہیں۔ جیسے ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک فوجی کی بھینس دودھ نہیں دے رہی تھی تو اس نے جس طرح غلطی کرنے والے سپاہی کو پٹھو لگاتے ہیں اسی طرح بھینس کو بھی پٹھو لگا دیا۔ دیکھنے والے لوگ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے اس لیے فوجیوں کے قلم سے ہی نہیں بلکہ حرکات و سکنات سے بھی مزاح کے شگوفے پھوٹتے ہیں۔ اسی طرح ایک فوجی چھٹی سے واپسی پہ بیگم کو کیا حکم دے رہا ہے۔ اس آرڈر میں سماجی اور فوجی ماحول باہم مل گئے ہیں۔ اس بند سے مزاح کی لہریں اوپر نیچے ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔ بند کچھ اس طرح سے ہے:

چھٹی سے جاؤں گا بیگم تم کو میں دے کر کمان
تاکہ تم قائم رکھو گھر بار میں امن و امان
ساتھ لے جاؤں گا اپنی افسری کا پان دان
سال بھر کے بعد پھر آؤں گا لینے امتحان
رکھو گی ہر مورچے کا، ہر پیکٹ کا یوں خیال
تاکہ ہر دشمن تمہارے آگے دے ہتھیار ڈال[۵]

افضل تحسین نے عسکری اور سماجی موضوعات سے مزاح کشید کرنے کی زبردست کوشش کی ہے۔ وہ ان دونوں موضوعات کو بالکل برابر لے کر چلتے ہیں۔ وہ ہر قسم کی بات کو برملا کہنے کے عادی ہیں۔ ان کے اندر کوئی خوف یا ڈر نہیں ہے۔ فریحہ نگہت آپ کے بارے میں ایک جگہ یوں اپنی رائے کا اظہار کرتی ہیں:

> ''انہوں نے اردو ادب میں عسکری مزاج سے مطابقت رکھنے والے مزاح میں گرانقدر اضافہ بھی کیا ہے۔ جو ظاہری اور معنوی لحاظ سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ افضل تحسین کا شمار عسکری حوالے سے اردو کے ان چند ابتدائی مزاح نگاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی سعی سے عسکری مزاحیہ ادب کی خوب آبیاری کی۔''[۶]

افضل تحسین کرداری مزاح میں اپنا ایک الگ مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے فوج کے ایک ایک کردار کو مزاحیہ انداز میں پیش کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ ان کی بہت مشہور مزاحیہ نظموں میں یونٹ کا باربر، یونٹ کا ترکھان، یونٹ کا موچی، یونٹ کا دھوبی، یونٹ کا درزی، فوٹو گرافر، لانگری اور لانگری نامہ، سپاہی، بٹ مین، فوجی ڈرائیور، لوہار، وہیکل مکینک، ٹیلی فون آپریٹر، ایم پی والا، آر پی والا، یونٹ کا سنتری، سرحد کا سنتری، کمانڈو، فرنیچر این سی او، ہیڈ کلرک، صوبیدار میجر، حوالدار میجر، کوارٹر ماسٹر حوالدار، میس این سی او، اور پی ٹی انسٹرکٹر بہت مشہور ہیں۔ انہوں نے اپنی نظموں میں فوج کا ہر رنگ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ یہ کردار کیا ہیں؟ اور یہ اپنا کام کس انداز سے کرتے ہیں۔ اور جس طریقہ کار سے افضل تحسین نے ان کرداروں کو لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔

ہر کردار کی جزئیات کو بیان کیا ہے، اگر افضل تحسین کو کرداری مزاح کا ''بادشاہ'' کہا جائے تو کوئی بے جا نہ ہو گا۔ آپ کی ایک نظم ''بٹ مین'' ہے۔ جس میں انہوں نے اس کے کردار کو تو بیان کیا ہی ہے مگر لفظی ہیر پھیر، انگریزی اور پنجابی الفاظ کو بھی بڑی ہنر مندی سے استعمال کر کے اپنے اشعار میں مزاح پیدا کیا ہے۔ اشعار دیکھیں:

یہ سپاہی ہے، کبھی ہے بیٹ مین
نام ہے عبدالغنی یا عین، غین
گو کہ یہ کرکٹ نہیں ہے کھیلتا
اور پاپڑ ہے بہت سے بیلتا
اس کو کوئی سچائی نہ پریڈ ہو
شام کو بھی ''ورک'' ہو نہ ''کھیڈ'' ہو
وردی بھی پہنے کہ جس دن کٹ لگے
یا کوئی ایڈم کی کاری ''ہٹ'' لگے
ہوتا ہے بی ایم یہ بی برگیڈ کا
تجربہ ہے لنگروں پہ ریڈ کا
کندھا نمبر بھی ہو اُلٹا یا سٹار
ایسا بھی ہوتا ہے اس سے بار بار[۷]

مزاحیہ عساکر شعرا میں کرداری مزاح سب سے زیادہ افضل تحسین کے ہاں ملتا ہے۔ انہوں نے ان کرداروں کو جس خوبصورتی سے مزاحیہ انداز میں بیان کیا ہے وہ سراہے جانے کے قابل ہے۔ اس حوالے سے آپ قابل تحسین بھی ہیں اور قابل سیلوٹ بھی، فریحہ نگہت ان کو ان الفاظ میں داد دیتی ہیں:

''نت نئے کرداروں کی بھر پور انداز میں پیش کش ان کی عسکری زندگی میں بھرپور دلچسپی کی آئینہ دار ہے۔ ان کے مزاج میں کرداری مزاح خوب رچ بس گیا ہے۔ کرداری مزاح میں تنوع کے جو نمونے افضل تحسین کے ہاں ملتے ہیں وہ کسی دوسرے عسکری مزاح

نگار کے حصے میں شاید کم ہی آئے ہوں۔ انہوں نے جس باریک بینی سے روز مرّہ عسکری زندگی میں اہم کرداروں کو پرکھا اور جانچا اور مزاح کے قالب میں ڈھالا اور مزاحیہ کرداروں کی اس خوبصورتی سے بھرپور انداز میں منظر کشی کی کہ قاری نہ صرف ان سے محظوظ ہوتا ہے بلکہ زندہ کرداروں کے روپ میں انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے براجمان پاتا ہے۔''[۸]

افضل تحسین کے کردار جیتے جاگتے، دوڑتے بھاگتے اور اٹکھیلیاں کرتے ہوئے ہمیں پاک فوج کے اندر دکھائی دیتے ہیں۔ وہ کسی بھی کردار کو بیان کرتے وقت اس کے ساتھ پورا انصاف کرتے ہیں۔ ان کے ہاں طنز بھی ہے تو لچھے دار الفاظ اور فوجی اصطلاحات وہ اپنے اشعار میں اس طرح استعمال کرتے ہیں۔ جیسے یہ الفاظ اور اصطلاحات صرف افضل تحسین کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ان کی شاعری کسی جگہ بھی بے ہنگم دکھائی نہیں دیتی بلکہ مزاح کے ساتھ مترنم لہجہ اور موسیقیت بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔

آپ نے ایک عرصہ فوج میں گزارا۔ اس لیے آپ ہر کردار سے بخوبی واقف تھے۔ ایک اور جگہ پر چند اشعار دیکھیں۔ نظم کا عنوان ہے ''فوجی ڈرائیور'':

بڑے فنکاروں کے دیکھے ہیں تیور
بڑی شے ہے مگر فوجی ڈرائیور
گئیر بدلے تو اک فریاد نکلے
لبوں سے داد نزدہ باد نکلے
اسے ملتی ہے اتنی سی ٹریننگ
گھما لے تاکہ گاڑی کا سٹیرنگ
یقیناً گاڑی یہ سرکار کی ہے
مگر آدھی تو میرے یار کی ہے
رکی گاڑی تو یہ بھی رک گیا ہے
''ہنر'' سارے کا سارا ''مک'' گیا ہے
وہ چلتا رہتا ہے بیٹھے بٹھائے
جدھر کو جی میں آئے جائے آئے[۹]

اسی طرح فوج میں ایک اور کردار ہے جو سب سے زیادہ معروف اور تیز طرار سمجھا جاتا ہے۔ افضل تحسین نے باقاعدہ ایک نظم لکھی ہے جس کا عنوان ہے ''لانگری نامہ''اس نظم میں آپ نے لانگری کی بہت ساری خصوصیات کو مزاحیہ انداز میں یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ایک بند دیکھیں:

نخرہ کچھ اس طرح کا دکھاتا ہے لانگری
لگتا ہے جیسے فوج کا داتا ہے لانگری
کھا پی کے لوگ جس گھڑی بیرک میں سو رہیں
گردے کلیجی بھون کے کھاتا ہے لانگری[۱۰]

افضل تحسین کا تعلق چوں کہ فوج سے تھا اس لیے آپ نے اپنے پیٹی بند بھائیوں کو خوش کرنے کے لیے مزاحیہ شاعری کی۔ آپ نے دیگر موضوعات کو بھی ہلکا پھلکا ٹچ کیا مگر آپ کی زیادہ تر شاعری عسکری حوالے سے ہے۔ آپ نے مزاح کے مختلف حربے بھی آزمائے اور ہر ایک حربے کو کمال مہارت سے بیان کرنے کی کوشش کی۔ آپ کے ہاں مزاح کے ساتھ اشعار میں فنی پختگی بھی پائی جاتی ہے۔ آپ کسی کی پیروی نہیں کرتے آپ کا اپنا ایک میدان ہے جہاں وہ مزاح کے چھکے اور چوکے لگاتے نظر آتے ہیں۔ ارشد علی کیانی آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''عسکری موضوعات پر ان کی مزاحیہ نظمیں اس بات کی آئینہ دار ہیں کہ وہ اس میدان میں ہمیشہ فارورڈ کھلاڑی کی حیثیت سے کھیلے اور خوب کھیلے ان کی عسکری پھلجھڑیاں اس طرح دلوں کی جوت جگاتی ہیں کہ آدمی دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔ وہ ایک نیا عسکری انداز لے کر وارد ہوئے۔انہوں نے مزاحیہ شاعری کے معیار کو بلند رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی الگ چھاپ اور شناخت کو بھی برقرار رکھا۔''[۱۱]

فوج میں ہر عہدے دار عزت بچاتے بچاتے سروس گزار دیتا ہے۔ وہ اپنے سینئر کو راضی کرنے کے لیے ہر طرح کے حیلے بہانے اور پورے جتن کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ جو مرضی ہو جائے میرا سینئر مجھ سے راضی ہو جائے۔ دیگر محکموں کی نسبت فوج میں اس چیز کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ اس طرح ہر عہدے دار کی سالانہ رپورٹ لکھی جاتی ہے تاکہ وہ اگلے رینک کے اہل ہو سکے،اس کو اے سی آر کہتے ہیں۔ اس حوالے سے افضل

تحسین نے بھی ایک نظم لکھی ہے جس میں اس طرح کے تمام حالات و واقعات کو قلم بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس نظم میں طنز بھی ہے اور مزاح بھی۔آپ نے اسلوب کو اس قدر میٹھا اور رسیلا بنایا ہے کہ پڑھنے والے کے لبوں پر ہنسی بکھر جاتی ہے۔ نظم کا عنوان ہے''یہ اے سی آر کے دن ہیں'':

سنو اے دوستو، یارو! یہ اے سی آر کے دن ہیں
یہ کچھ شبہات کے دن ہیں یہ تھانیدار کے دن ہیں
کہیں ایسا نہ ہو کہ نوکری بے کار ہو جائے
کہیں ایسا نہ ہو کہ جیت میں بھی ہار ہو جائے
یہ دن دربار کے دن ہیں، یہ دن دیدار کے دن ہیں
سنو اے دوستو یارو! یہ اے سی آر کے دن ہیں[۱۲]

افضل تحسین نے ایک نظم ''ہیڈ کلرک'' لکھی ہے جس میں وہ اس کی عادات و اطوار کو اتنے شگفتہ انداز سے بیان کرتا ہے کہ قاری زیر لب مسکرانے لگتا ہے۔ہیڈ کلرک بھی یونٹ میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ یونٹ میں آنے والی ساری خط و کتابت ہیڈ کلرک ہی دیکھتا ہے اور زیادہ تر جوان اور افسر اس سے نالاں ہی رہتے ہیں کیوں کہ اکثر ہیڈ کلرکوں کا رویہ بہت چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ نظم کے چند شعر دیکھیں:

مقدر سے ملی ہے ہیڈ کلرکی
ہوئی پوری تمنا عمر بھر کی
وہ اکثر چشمے کے اوپر سے گھورے
اسی سے کام رہ جائیں ادھورے
کبھی عینک سے عینک ڈھونڈتا ہے
کبھی چائے کی چینک ڈھونڈتا ہے
اُدھر اس پر سدا ناراض افسر
اِدھر بیزار ہیں اس سے محرر
وہ ماتحتوں کو رکھتا ہے دبا کر

جو کرتے رہتے ہیں ہر آن سر سر[۱۳]

فریحہ نگہت نے اپنے مقالے میں افضل تحسین کی فوجی اور ذاتی زندگی کے متعلق اور آپ کی مزاحیہ شاعری کے حوالے سے بہت کچھ لکھا۔ آپ نے اس کی شخصیت کے بہت سارے چھپے ہوئے پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی۔ فریحہ نگہت آپ کے بارے میں ایک جگہ یوں لکھتی ہیں:

> ''افضل تحسین نے عسکری زندگی کے تقریباً ہر پہلو پر قلم زنی کی اور کرداری مزاح کے حوالے سے ان کے اچھے اور برے پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے اپنی اٹھائیس سالہ عسکری زندگی میں عسکری ماحول کو بڑی باریک بینی سے دیکھا۔ اور یہ اسی عمیق تجربے کا حاصل تھا کہ انہوں نے بڑے بھرپور انداز میں ہر قسم کے کرداروں پر لکھتے ہوئے انصاف کیا۔ ان کی وفات کے ساتھ ہی دورِ جدید ایک عمدہ شاعر سے محروم ہو گیا۔''[۱۴]

افضل تحسین ست رنگی شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات نے آپ کو اچھے مزاج اور مزاح سے نوازا۔ آپ کی ذات زخموں سے چور چور تھی مگر آپ نے ساری زندگی لوگوں کو ہنسایا۔ آپ کے ہاں متنوّع موضوعات کی بہار ملتی ہے۔ آپ کے طنز و مزاح نے جو موم بتیاں اردو ادب میں جلائی ہیں ان کو تیز ہوا بھی نہیں بجھا سکتی۔ آپ نے انگریزی الفاظ کے استعمال، لفظی الٹ پھیر، پیروڈی اور کرداری مزاح کا سہارا لے کر مزاح کشید کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے اپنے کلام میں فوجی اصطلاحات کا بھی بہت استعمال کیا۔ قافیہ، ردیف کی پابندی کے ساتھ ساتھ آپ نے بحر اور وزن کا بھی خیال رکھا ہے۔ یہ ساری باتیں مل کے آپ کی شاعری کو چار چاند لگا دیتی ہیں۔ آپ نے ہفت روزہ ''ہلال'' میں لکھنا شروع کیا۔ اور باقاعدگی سے آپ کا مزاحیہ کلام چھپتا رہا۔ آپ کے کلام کو قارئین کی طرف سے بڑی پذیرائی ملی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے کلام کو شاکر کنڈان نے مرتب کیا۔ جو ''بیرک نامہ'' کی شکل میں منظرِ عام پر آیا۔ اس ایک کتاب کی وجہ سے آپ کا شمار مزاحیہ عساکر شعرا میں کیا جاتا ہے۔ یوں افضل تحسین کی اردو ادب میں جلائی ہوئی مزاح کی شمعیں تا دیر جلتی رہیں گی۔

حوالہ جات

۱۔ خالد مصطفی، کرنل، **وفیات اہل قلم عساکر پاکستان** (لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۱۴ء)، ص ۲۵۹۔

۲۔ محمد اسلم کھوکھر، **عساکر پاکستان کے اردو شعرا** (مقالہ: ایم فل اُردو)، مملوکہ: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۴ء، ص ۱۰۰۔

۳۔ افضل تحسین، صوبیدار، **بیرک نامہ**، مرتبہ: شاکر کنڈان (سرگودھا: ادارہ فروغ ادب پاکستان، ۱۳۲ پی استقلال، ۲۰۰۲ء)، ص ۳۔

۴۔ ایضاً، ص ۱۷۲۔

۵۔ ایضاً، ص ۱۷۴۔

۶۔ فریحہ نگہت، **بری فوج کے مزاح نگار** (مقالہ: ایم۔اے اُردو، اورینٹل کالج پنجاب یونی ورسٹی لاہور، ۱۹۹۱ء)، ص ۱۶۲۔

۷۔ افضل تحسین، صوبیدار، **بیرک نامہ**، ص ۵۷:۵۶۔

۸۔ فریحہ نگہت، **بری فوج کے مزاح نگار**، ص ۱۶۳:۱۶۲۔

۹۔ افضل تحسین، صوبیدار، **بیرک نامہ**، ص ۶۱:۶۰۔

۱۰۔ افضل تحسین، صوبیدار، ''لانگری نامہ''، مشمولہ: ہلال (ہفت روزہ)، ۲۸ جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۲۱۔

۱۱۔ ارشد علی کیانی، ''مری کا درویش''، مشمولہ: ہلال (ہفت روزہ)، ۸ دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۱۵:۱۴۔

۱۲۔ افضل تحسین، صوبیدار، **بیرک نامہ**، ص ۱۷۰۔

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۱۶:۱۱۵۔

۱۴۔ فریحہ نگہت، **بری فوج کے مزاح نگار**، ص ۱۶۷۔